روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 27 فروری 2014ء 26 ربیع الثانی 1435 ہجری 27 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 47

قرآن کی زینت

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

زینوا القرآن باصواتکم

ترجمہ: تم اپنی خوبصورت آوازوں سے قرآن کریم کو مزین کر کے پڑھو۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول النبی ﷺ الماهر بالقرآن مع الکرام البررة)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفة المسیح الاول ان مطہرین میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ قرآن کے معارف خود سکھاتا ہے۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

مجھے تو خدا تعالیٰ نے آپ قرآن پڑھایا ہے۔ (الحکم 7 جنوری 1911ء ص5)

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں قرآن سکھانے کا ایسا جذبہ پیدا کیا جو تھمتا نہ تھا اور تھکنا نہ جانتا تھا۔

فرماتے ہیں:۔

میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ لوگ قرآن پڑھیں اور قرآن پڑھانا میرے لئے بڑی ہی خوشی کا ذریعہ اور میرے لئے جنت ہے۔ (الحکم 7 جنوری 1911ء ص5)

پس آپ کا عشق قرآن محض جذباتی اور وقتی نہ تھا۔ گہرے عرفان سے معمور تھا۔ جس کے لئے آپ ظاہری محنت بھی بہت کرتے تھے اور آپ کے رؤیا میں بھی عشق قرآن ہی جھلکتا ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں:۔

یوم العید کی صبح کو میں مولانا سید محمد احسن صاحب کے ہمراہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کل دعاؤں کے لئے بڑا وقت ملا اور فرمایا رات کو بہت ہی کم سو سکا اور تین رویا دیکھے۔

جن میں سے ایک میں کسی شخص جعفر نام نے آپ کو کہا کہ آپ ہمارے امام ہیں نماز پڑھاویں اور پاؤ سپارہ سنا دیں۔ میں نے سورة فاتحہ اور سورة البقرہ پڑھی۔ پھر کسی رویا میں آپ نے سورة الکافرون اور سورة لھب تلاوت کیں۔ چنانچہ ان مبشر رؤیا کی تعبیر آپ نے تعطیر الانام سے سنی۔

آپ نے تعطیر الانام کا جو ذکر کیا تو سید صاحب نے عرض کیا کہ آپ نے ایک فہرست تعطیر الانام کی بنائی تھی اور وہ میرے پاس بھی رہی ہے جس سے بڑی آسانی ہوتی تھی۔ فرمایا ایسے کام میں نے بہت کئے ہیں اور مختلف فہرستیں لکھی ہیں۔ ایک فہرست ان اشعار کی لکھی ہے جو تفاسیر میں آئے ہیں اور پھر ایک فہرست ان اشعار کی لکھی جو رضی شافیہ، رضی کافیہ، مطول اور سیبویہ کی الکتٰب میں آئے ہیں۔

ناظرین غور کریں کہ یہ کس قدر محنت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں اوراق کو پڑھ کر ان میں سے اشعار کو یکجا کیا۔ اس کی غرض کیا محض ایک شغل ہو سکتی ہے؟ نہیں اس کا سرّ میں بتاتا ہوں۔ حضرت کو قرآن مجید سے تو بہت محبت ہے۔ اور اس وجہ سے آپ ان تمام لوگوں کی بڑی قدر کیا کرتے ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں قرآن مجید کی خدمت کی ہے۔ عربی زبان کی خدمت کرنے والوں کو آپ ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہ یہ بھی قرآن مجید کی ہی خدمت ہے۔ ان اشعار کا جمع کرنا اس نظر سے ہے۔ ایک مرتبہ میں آپ سے فوز الکبیر پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت آپ نے مجھے قرآن مجید کی اس لغت کو دکھایا جو آپ نے بخاری سے لے کر جمع کی تھی اور شاہ صاحب کی دی ہوئی فہرست کو آپ نے مکمل کیا تھا۔ (الحکم 7 جنوری 1911ء ص5)

داخلہ کلاس پریپ

امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل اوقات کے مطابق ہوں گے۔

تاریخ فارم وصولی: 25 فروری تا 15 مارچ 2014ء
فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ: 15 مارچ 2014ء
امتحان تحریری: 29 مارچ 2014ء
امتحان زبانی: 30 مارچ 2014ء
کامیاب طلبہ کی لسٹ: 20 اپریل 2014ء
فیس جمع کرانے کی تاریخ: 21 تا 30 اپریل 2014ء

امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

انگلش: Aa-Zz **اردو:** الف تا ے
ریاضی: گنتی 1 تا 20
نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال
قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20
جنرل نالج: بچہ/بچی کی عمر کے مطابق

بچے کی حد عمر 31 مارچ 2014ء تک ساڑھے چار تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: اس سال سے نظارت تعلیم کے ادارہ جات میں پرائمری سیکشنز کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارمز ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت سول انجینئر

نظامت جائیداد کو جماعتی بلڈنگ کی تعمیر کیلئے ایک سول انجینئر (B.Sc) کی ضرورت ہے۔ تعمیراتی کام کا تجربہ رکھنے والے انجینئرز رابطہ کریں۔ اپنی درخواست کے ساتھ تجربہ کی تفصیل مع ضروری کوائف (Data) وغیرہ، صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 10 مارچ 2014ء تک دفتر ہذا بھجوا دیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قادیان میں 122 واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل 122 واں جلسہ سالانہ قادیان بڑی شان وشوکت کے ساتھ مورخہ 27، 28، 29 دسمبر 2013ء کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ قادیان 2013ء میں 36 ممالک سے 17 ہزار 574 افراد نے شرکت کی جن میں سے 5 ہزار 283 افراد جماعت پاکستان سے تشریف لائے۔

قادیان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا مولد، مسکن اور مدفن ہے۔ اس وجہ سے ہر احمدی کے دل میں اس کی خاص محبت واحترام ہے اور وہ اس کی زیارت کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ امسال بیرون ہند سے آسٹریلیا، کینیڈا، امریکہ جیسے دور دراز ممالک سے لمبا ہوائی سفر کر کے عشاق قادیان یہاں آن پہنچے۔ ہندوستان سے بھی تین چار دن کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اور خاص طور پر کشمیر سے سخت برفباری میں پہاڑوں کی مسافتیں طے کر کے شمع احمدیت کے پروانے قادیان پہنچے۔ 19 دسمبر 2013ء سے مہمانان کرام کی آمد شروع ہوئی۔

قادیان میں ان مہمانان کرام کو ہر طرح کا آرام پہنچانے کے لئے اور ان کے قیام وطعام کے انتظام کیلئے جلسہ سالانہ کے تحت 59 شعبہ جات تھے جس میں 31 نظامتیں اور 28 مہمان نواز شامل ہیں۔ مہمانان کرام کی رہائش کے لئے باقاعدہ 29 قیامگاہیں قائم تھیں۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے تحت تین لنگر خانوں میں کھانا تیار ہوتا تھا اور ایک لنگر میں پرہیزی کھانا بھی تیار کیا جاتا تھا۔ قادیان میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور شفقت کے نتیجہ میں روٹی پلانٹ قائم ہے جہاں سے صبح وشام کم وبیش 90 ہزار روٹیاں تیار کی گئیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے روز مورخہ 27 دسمبر 2013ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ قادیان کے حوالہ سے خاص طور پر مہمانانِ کرام کو دعا کی طرف خصوصی تلقین فرمائی اور اسی طرح قادیان کے مقامی دکانداروں کو نمازوں کے اوقات میں دکان بند رکھنے کی ہدایت فرمائی اور مناسب قیمت پر اشیاء فروخت کرنے کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ تمام احباب جماعت نے حضور انور کے اس ارشاد کی پابندی کی۔

قادیان میں آکر احباب جماعت کو یہاں کے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ بیت الدّعا میں نوافل کی ادائیگی کے لئے احباب لمبی لمبی قطار میں رات اڑھائی بجے سے سردی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انتظار کرتے ہیں۔ بیت الدعا کے علاوہ بیت الفکر، بیت الذکر اور سرخ سیاہی کے نشان والے کمرے میں بھی احباب جماعت نوافل کی ادائیگی کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں باقاعدہ نماز تہجد اور بعد نماز فجر خصوصی درس کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ درس کے بعد احباب جوق در جوق بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے ہیں اور مزار مبارک پر دعا کرنے کا باقاعدگی سے اہتمام کرتے ہیں۔ اسی طرح منارۃ المسیح کی زیارت کا بھی احباب جماعت اہتمام کرتے ہیں اور قادیان کے پُرسکون ماحول میں منارۃ المسیح سے نداء سن کر احباب جماعت میں ایک خاص جذبہ اور روحانیت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اہم اور بڑا شعبہ جلسہ گاہ کا ہے جس کا کام مہمانان کرام کو جلسہ کے روحانی مائدہ سے مناسب رنگ میں فائدہ پہنچانا ہے۔ چنانچہ جلسہ گاہ کے تحت کل 17 شعبہ جات قائم تھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

دفتری امور، حاضری ونگرانی، مرکزی بیوت الذکر، تیاری جلسہ گاہ، تیاری وتزئین سٹیج، لوائے احمدیت، استقبال، رپورٹنگ، روشنی و جنریٹر، ایم ٹی اے، ...... ویب سائٹ، آڈیو ویڈیو سیکشن، لاؤڈ سپیکر، ترجمانی، رابطہ سرکاری حکام، پریس اینڈ میڈیا، صفائی وآب رسانی۔

قادیان میں ماہ دسمبر میں سخت سردی ہوتی ہے اس کے باوجود جلسہ گاہ مردانہ کی حاضری 9 ہزار 250 تھی اور 6 ہزار 701 زنانہ جلسہ گاہ کی حاضری تھی اور 1500 کے قریب ڈیوٹی دینے والے مرد وخواتین تھے۔

امسال جلسہ سالانہ قادیان میں معین عناوین کے علاوہ درج ذیل احباب کی تعارفی تقاریر بھی ہوئیں۔

1۔ محترم محمد شریف عودہ صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ کبابیر۔

2۔ محترم عبدالباسط صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا۔

3۔ محترم سلامت کشتبائی صاحب صدر جماعت احمدیہ قرغزستان۔

4۔ محترم صاحبزادہ ارشد راشدی صاحب آف امریکہ (پڑپوتے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید)

5۔ محترم ہاؤ۔ژان صاحب معلّم سلسلہ قازقستان۔

اسی طرح مورخہ 27 دسمبر 2013ء بروز جمعہ 2:30 بجے تا 5 بجے شام مستورات کی ایک خصوصی نشست محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کی زیرصدارت جلسہ گاہ زنانہ میں منعقد ہوئی۔ اس نشست میں دو تقاریر بعناوین:

1۔ پردہ کی فرضیت واہمیت۔

2۔ 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک پہلو طبقۂ نسواں پر احسانات' ہوئیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز براہ راست شاملین جلسہ کو ایم ٹی اے کی وساطت سے مخاطب فرماتے ہیں۔ مورخہ 29 دسمبر 2013ء سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ احباب جماعت کثیر تعداد میں اس نشست میں شامل ہوئے اور اس قدر حاضری تھی کہ جلسہ گاہ کو مزید وسیع کرنا پڑا۔ اسی طرح ایم ٹی اے میں حضور انور کے لائیو خطاب کے دوران جلسہ سالانہ قادیان کے بھی مناظر دکھائے گئے اور یہاں سے بھی لائیو سٹریمنگ ہوئی۔ قادیان سے جلسہ سالانہ کے اختتام پر ترانے پیش کئے گئے اور ایم۔ٹی۔اے کی برکات سے ساری دنیا کے احمدی احباب جلسہ سالانہ قادیان کی برکات سے فیضیاب ہوئے۔ الحمدللہ۔

امسال جلسہ سالانہ قادیان میں کُل 40 زبانیں بولنے والے احباب شامل ہوئے۔ اور جلسہ گاہ کے انتظامات کے تحت 9 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ اور یہ زبانیں عربی، انگلش، رشین، انڈونیشین، بنگلہ، تامل، ملیالم، تیلگو اور کنّڑ ہیں۔

مختلف رنگ ونسل اور زبانیں بولنے والے لوگ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں جمع ہوتے ہیں اور خلافت کے سایہ تلے وحدت کا ایک عظیم الشان نظارہ پیش کرتے ہیں۔

ملک بھر کے قومی، صوبائی وعلاقائی کثیر الاشاعت 39/اخبارات میں جلسہ سالانہ قادیان سے متعلقہ خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اسی طرح 26 ٹیلیویژن چینل پر اور تین ریڈیو سٹیشن پر جلسہ سالانہ قادیان کی خبریں نشر ہوئیں۔ پہلے روز 61 اخباری نمائندے موجود تھے۔ دوسرے روز 81 پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے کوریج کی اور تیسرے روز 55 پریس کے نمائندگان نے کوریج کی۔

مورخہ 28 دسمبر 2013ء کے دوسرے اجلاس میں پیشوایان مذاہب کا احترام امن عالم کی ضمانت ہے، کے عنوان پر بزبان پنجابی تقریر ہوئی جس کے بعد مختلف غیر مسلم معززین اور سیاسی و سرکاری عہدیداران نے اپنے نیک خیالات اور تأثرات کا اظہار کیا جن میں سے بعض اہم شخصیات درج ذیل ہیں:

1۔ جناب سرجیت کمال گیانی ہیلتھ منسٹر پنجاب

2۔ جناب سیوا سنگھ سیکھواں صاحب۔ سابق منسٹر پنجاب۔

3۔ جناب سوان لالہ۔ سابق منسٹر ٹرانسپورٹ پنجاب۔

4۔ جناب سچا سنگھ سابق ایم ایل اے۔

5۔ جناب گریس پر مار سابق ہوم منسٹر گجرات۔

6۔ جناب پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ ایم پی و پردھان پنجاب کانگریس۔

7۔ جناب منڈیشور سوامی ویشو یشور آنند جی مہاراج آف گجرات۔

8۔ جناب ڈاکٹر بلکار سنگھ ممبر مائنورٹی کمیشن۔

9۔ جناب کے پی سنگھ ممبر آف پارلیمنٹ۔

10۔ جناب شری اویناش کھنہ ممبر آف پارلیمنٹ۔

11۔ جناب ونود کھنہ صاحب سابق منسٹر پنجاب۔

12۔ جناب ڈاکٹر این ٹی سنگل صاحب نیشنل صدر مزدور بہوجن سورَ کشا دَل۔

علاوہ ازیں جناب راج کمار صاحب ویرکا یونین منسٹر نے وزیراعظم ہند کا مبارکبادی کا خط پیش فرمایا۔ محترم سیوا سنگھ سیکھواں صاحب نے وزیراعلیٰ پنجاب کی جانب سے مبارکبادی کا تحفہ پیش کیا۔

مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بمقام بیت اقصیٰ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے 39 نکاحوں کے اعلان کئے۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دی گئیں۔ ہندوستان بھر سے 600 اور بیرون ہند سے 200 رضا کاران حفاظتی ڈیوٹیوں پر متعین تھے۔ دارالمسیح، بہشتی مقبرہ اور جلسہ گاہ میں خاص چیکنگ کا اہتمام تھا اور ان کے داخلی دروازے میں ID کارڈ کی Barcode سکیننگ بھی ہوتی رہی۔ اسی طرح ان مقامات میں CCTV کیمروں کے ذریعہ بھی نگرانی کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قادیان بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ دراصل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کو مزید وسعتیں عطا فرماتا چلا جائے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی خاص دعاؤں کا ہم سب کو وارث بنادے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2014ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

چوہدری ظفراللہ خاں کا نوٹ اور قرارداد پاکستان

جناب اشتیاق احمد صاحب کا مضمون India Spliting کے نام سے فرائیڈے ٹائمز میں 20 ستمبر تا 8 نومبر 2013ء کئی اقساط میں شائع ہوا جس میں تقسیم ہندوستان اور قیام پاکستان کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ کن حالات میں پاکستان کا قیام عمل میں آیا اس مضمون کی پانچویں قسط 18 تا 24/اکتوبر میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور چوہدری صاحب کے تاریخی اہمیت کے حامل نوٹ کے بارے میں بعض خدشات اور تحفظات کا بھی اظہار کیا گیا ہے جس کا کافی وشافی جواب مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب روزنامہ الفضل 3 جنوری 2014ء کی اشاعت میں دے چکے ہیں۔

حضرت چوہدری صاحب کے اس نوٹ کا اگر گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو بہت سے امور منکشف ہوں گے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے 23 مارچ 1940ء کو منٹو پارک میں جو تقریر فرمائی تھی اس کا بھی بنظر غائر جائزہ لیں تو آپ کو اس نوٹ کی اہمیت کا احساس ہو جائے گا کہ مسلمانوں کے الگ وطن کے لیے جن مطالبات کو اس نوٹ میں مدلل طور پر پیش کیا تھا قائداعظم نے بھی انہی نکات کو اپنی تقریر میں بیان فرمایا تھا۔

قائداعظم اور چوہدری ظفراللہ خاں کے تعلقات

1928ء سے قائداعظم اور چوہدری صاحب کے تعلقات کا آغاز ہوا۔ علامہ اقبال کے بعد اگلے سال 1932ء میں چوہدری صاحب آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر چُنے گئے چوہدری صاحب کے زمانہ میں پہلی دفعہ مسلم لیگ کے منشور میں تبدیلی کر کے ''مکمل آزادی'' کو نصب العین قرار دیا گیا۔ گول میز کانفرنس کے دوران اکٹھے کام کرنے کا موقعہ ملا پاکستان کے سابق وزیر خارجہ جناب ارشد حسین صاحب نے جوان دنوں لندن میں تھے۔ چوہدری ظفراللہ خاں کے بارے میں خاکسار کو ایک انٹرویو میں بتایا۔

''اس زمانہ میں انگلستان کے وزیراعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ تھے وہ لیبر پارٹی سے متعلق تھے وہ بہت کوشش کر رہے تھے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مخلوط انتخاب کے سوال پر سمجھوتہ ہو جائے وہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں فرقوں کے راہنماؤں پر اثر انداز ہو رہے تھے کہ دونوں گروہ مخلوط طریق انتخاب پر راضی ہو جائیں اس سمجھوتہ میں یہاں تک پیش رفت ہوئی کہ ایک مرحلہ پر پنجاب میں صرف دو سیٹوں کا مسئلہ زیر تصفیہ رہ گیا باقی بات طے ہوگئی مگر اس وقت سکھوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے سمجھوتہ نہ ہوسکا۔ اس وقت مسلمانوں کے سرکردہ رہنما سر محمد شفیع اور سر علی امام وغیرہ اس فیصلہ کو قبول کرنے پر تیار نظر آتے تھے۔

جب اس امر کی اطلاع ہندوستان میں پہنچی تو سر میاں فضل حسین جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر تھے اور مسلمانوں کے نمائندے تھے آپ نے اس پر سخت اعتراض کیا کہ جداگانہ انتخاب مسلمانوں کا مطالبہ ہے اور ہم اس سے کم کسی چیز پر راضی نہ ہوں گے انہوں نے چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کو خط لکھا کہ ہمیں اس موقف سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے اس کے بعد سر آغا خاں قائداعظم محمد علی جناح اور چوہدری ظفراللہ خاں نے جداگانہ انتخاب کی بات پورے زور سے اٹھائی۔ جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی جب قائم ہوئی تو چوہدری صاحب نے اس میں بھی جداگانہ انتخاب کے نظریے کی پورے زور سے تائید کی اور آخر کار وہ انگریز سے جداگانہ انتخاب کا مسئلہ منوا کر رہے اور یہ ظاہر ہے کہ جداگانہ انتخاب کا مسئلہ پاکستان کی تحریک کی بنیاد تھی۔ کیونکہ اس مسئلہ کو منوانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کی علیحدہ حیثیت کو پہلی بار تسلیم کیا گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی نشستوں کا تحفظ ہوا اور اس کے نتیجہ میں مسلمان ایک مضبوط سیاسی قوت بن کر ابھرنے میں کامیاب ہوسکے۔ گویا یہ تحریک پاکستان کی بنیادی اینٹ تھی۔ چوہدری صاحب نے اس کے لئے بھرپور جدوجہد کی اور کامیابی حاصل کر کے دم لیا''۔

(ماہنامہ انصاراللہ دسمبر وجنوری 1986
ظفراللہ خاں نمبر صفحہ 42-43)

چوہدری صاحب نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں شامل ہو کر مسلمانان ہند کی بھرپور نمائندگی کا حق ادا کیا جبکہ قائداعظم اور علامہ اقبال دو دو کانفرنسوں میں شریک ہوئے۔

تحریک پاکستان کے مورخ اور نامور راہنما عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ

''گول میز کانفرنس کے مسلمان مندوبین میں سب سے زیادہ کامیاب آغا خان اور چودھری ظفراللہ خاں ثابت ہوئے''۔

(اقبال کے آخری دوسال صفحہ 16)

چوہدری صاحب کی کارکردگی سے قائداعظم پوری طرح آگاہ تھے اور گول میز کانفرنسوں کے بعد جائنٹ سلیکٹ کمیٹی جب قائم ہوئی تو آپ کو مزید وقت کے لئے انگلستان رکنا پڑا قائداعظم ہندوستان کی سیاست سے دل برداشتہ ہو کر لندن میں رہائش اختیار کر چکے تھے۔ تعلقات میں مضبوطی پیدا ہوئی اور اعتماد بڑھا۔ چوہدری صاحب قائداعظم کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

چوہدری صاحب عارضی طور پر وائسرائے ہند کی کونسل کے مسلمان ممبر بنے اور آپ نے مسلمانوں کے حقوق کا پوری طرح خیال رکھا جبکہ ہندوؤں اور سکھوں کے اعتراضات کا نشانہ بھی بنتے رہے مگر چوہدری صاحب مخالفین کے اعتراضات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مسلم حقوق کے لئے پوری تندہی سے سرگرم عمل رہے مسلم لیگ انتشار کا شکار ہو چکی تھی جماعت احمدیہ کی کوششوں سے قائداعظم واپس ہندوستان تشریف لائے مسلمانوں کی ہندو نواز جماعتیں جمعیت العلمائے ہند۔ مجلس احرار اسلام۔ خاکسار پارٹی۔ مومن پارٹی وغیرہ مسلمانوں کی قیادت پر قبضہ کرنے کیلئے کوشاں تھیں۔

وائسرائے کی کونسل کا رکن ہونے کی حیثیت سے آپ نے مسلمانان ہند کے حقوق کی جدوجہد میں ہمیشہ سرگرم کردار ادا کیا۔ قائداعظم نے چوہدری صاحب کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے فرمایا:۔

ترجمہ: آنریبل سر محمد ظفراللہ خاں جو ...... ہیں اور میرا ان کی تعریف کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کی ستائش کرے۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ انہوں نے معاہدے کے متعلق اپنے فرض کو احسن طور پر سرانجام دیا ہے اور اس کیلئے انہیں مبارک باد پیش کرتے ہوئے مختلف اطراف سے جو کچھ کیا گیا میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

(ہماری قومی جدوجہد صفحہ 318 از ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی)

چوہدری صاحب کا قائداعظم سے مکمل رابطہ تھا اور مختلف امور پر تبادلہ خیالات کا بھی موقع ملتا رہا۔ اس لئے چوہدری صاحب مسلم لیگ کے مطالبہ سے پوری طرح آگاہ تھے کہ مسلم لیگ 23 مارچ 1940ء کے اجلاس میں کس منصوبہ پر غور کر رہی ہے۔ جس کے ہندوستان کے مسلمان اور عوام۔ سیاستدان انگریز گورنمنٹ بڑی شدت سے منتظر تھے کہ کیا ہونے والا ہے۔ قائداعظم کیا مطالبہ کرتے ہیں انہی سوالات کے جواب کے طور پر چوہدری صاحب نے مسلم لیگ کے مطالبہ ''علیحدہ وطن'' کو نہایت مدلل اور پرُزور انداز اور وضاحت سے اپنے اس نوٹ میں بیان کیا ہے جو مسلم لیگ چندروز میں پیش کرنے والی تھی۔ چوہدری صاحب کا 12 مارچ 1940ء کا نوٹ 32 صفحات اور 49 پیراگرافس پر مشتمل ہے۔

وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کا خط وزیر ہند لارڈ فرٹلینڈ انگلستان کے نام:۔

ترجمہ: ''میں نے پچھلی مرتبہ ہیگ میں ڈومین کے درجہ کے بارے میں ظفراللہ کے نوٹ کی نقل بھیجی تھی اور میں نے اس بارے میں لکھا تھا کہ اس دستاویز سے نسبتاً انتہا پسندانہ نقطہ نظر مترشح ہوتا ہے یہ بات میں نے اس لئے کی تھی کہ اس وقت تک مجھے اس کی صحیح نوعیت کے بارے میں اس کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اور اس میں شامل بعض تجاویز اگر میری کونسل کے ایک رکن کے نام سے رسمی طور پیش ہوتیں تو میرے خیال میں ان الفاظ میں وضاحت کا جواز مہیا کرتی تھیں۔ میں نے اس سے کہا کہ مجھے اس کے بارے میں ذرا کچھ تفصیل سے آگاہ کرو تو اس نے مجھے بتایا کہ <u>پہلی بات</u> تو یہ ہے کہ یہ ابھی ابتدائی مسودہ ہے <u>دوسرے</u> یہ کہ اگر اس معاملے میں اسے تحفظ دیا جائے تو پھر میں جیسے چاہوں اس کو استعمال میں لاسکتا ہوں۔ <u>تیسرے</u> یہ کہ اس دستاویز کی نقول جناح اور غالباً حیدری کو بھی دی گئی ہیں اور <u>چوتھے</u> یہ کہ اب جبکہ وہ ظفراللہ بلاشبہ اس دستاویز کے مصنف ہونے کا اعتراف نہیں کر سکتا۔ یہ دستاویز اس لئے تیار کی گئی ہے کہ مسلم لیگ اس کی خوب تشہیر کرنے کے نقطہ سے اسے اختیار کرے میں اب بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اسے پوری طرح سمجھ گیا ہوں اور میں بہتر سمجھوں گا کہ اس پر اپنی رائے مؤخر کردوں۔ تاہم یہ خاصا قابل قدر کام ہے اور میں اس کے بارے میں آپ کے ردِعمل میں بہت دلچسپی رکھتا ہوں''۔

جناب خاں عبدالولی خاں نے 20 جنوری 1982ء کے روزنامہ جنگ میں اس امر کا انکشاف کیا کہ ''پاکستان کا منصوبہ ظفراللہ خاں نے انگریز کے کہنے پر تیار کیا تھا''۔ وائسرائے ہند کا مندرجہ بالا نوٹ خاں صاحب کے اس دعویٰ کو مکمل طور پر رد کر رہا ہے جبکہ وائسرائے کو پوری طرح نوٹ سمجھ نہیں آرہا تو اس کے حکم پر تیار کرنے والی بات کیسے ثابت کی جاسکتی ہے دوسرے وائسرائے کو یہ نوٹ بھجوانے سے قبل ہی قائداعظم محمد علی جناح کو یہ نوٹ بھجوایا جاچکا تھا۔ نیز خاں صاحب نے اس نوٹ میں کئی جگہ تحریف سے کام لیا اور مکمل نوٹ شائع کرنے سے اعراض کیا۔ جب زیڈ اے سلہری ایڈیٹر روزنامہ پاکستان ٹائمز نے 29 جنوری 1982ء کو پورا نوٹ شائع کر دیا۔ جس سے چوہدری صاحب کے نوٹ کے مندرجات اور خاں صاحب کی تحریف سامنے آئی اور ایک نئی بحث کا آغاز ہوگیا جس پر ایڈیٹر پاکستان ٹائمز نے ایک مضمون Paint Me as I Am لکھا۔ جس کے بعد اخبارات اور رسائل میں اس موضوع پر بحث کا سلسلہ چل نکلا یہ ضیاء الحق کا دور تھا پہلے تو اس کو دبانے کی کوشش کی گئی مگر یہ موضوع بحث بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ خان عبدالولی خان کی کتاب ''حقائق حقائق ہوتے ہیں'' 1987ء میں منظر عام پر آئی۔

ذیل میں چوہدری ظفراللہ خاں کے نوٹ اور 23 مارچ 1940ء کے موقعہ پر قائداعظم کی تقریر کا

تقابلی جائزہ پیش ہے تاکہ قارئین کو اس تعلق کی سمجھ آسکے۔

الف: مسلمان اقلیت نہیں علیحدہ قوم ہیں:۔

ظفراللہ خاں: جب مسلمان یہ اعلان کرتے ہیں کہ وہ عرف عام میں ایک اقلیت نہیں ہیں بلکہ وہ ایک قوم ہیں۔ تو ان کا یہ کہنا زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ ایک حقیقت کا اظہار ہے

قائداعظم: ایک بات بالکل واضح ہے کہ ہمیشہ سے غلط طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسلمان اقلیت ہیں۔ مسلمان اقلیت نہیں ہیں۔ مسلمان ہر تعریف کے اعتبار سے ایک قوم ہیں۔

ب: ہندو اکثریت والی اسمبلی کا مطلب ہے خانہ جنگی:۔

ظفراللہ خاں: کانگریس کی تجویز کردہ اسمبلی کبھی کسی فیصلہ پر راضی نہ ہوسکے گی (یعنی ہندو مسلم مشترکہ ممبران ناقل) اور یہ قدم فقط مختلف طبقوں کے جذبات کو مزید ابھارے گا اور ملک میں طوائف الملوکی کی راہ ہموار کر کے خانہ جنگی کو یقینی بنادے گا۔

قائداعظم: مسلم ہندوستان کسی ایسے دستور کو قبول نہیں کرسکتا جس کا لازمی نتیجہ ہندو اکثریت کی صورت میں نکلے۔ ایک ایسے جمہوری نظام کا مطلب صرف ''ہندو راج'' ہی ہوسکتا ہے اس قسم کے جابرانہ حکومت کا ایک ہی مطلب ہے کہ یہاں خانہ جنگی ہو۔

ج: ہندو مسلمان مختلف مذاہب اور مختلف تہذیب کے حامل ہیں شادی کھانا پینا نظریہ حیات وغیرہ کی مثالیں:۔

ظفراللہ خاں: ہندوؤں اور مسلمانوں کی آپس میں شادی نہیں ہوسکتی۔ ہندوؤں کو مذہباً منع ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھائیں۔ مسلمانوں اور ہندوؤں میں فرق صرف مذاہب کا نہیں بلکہ قانون اور تہذیب کا بھی ہے۔ حقیقت میں ان کو دو تہذیبیں کہا جاسکتا ہے۔ ان کا عقیدہ نسل زبان ثقافت رہن سہن اور نظریہ حیات طرز حیات ایک دوسرے سے علیحدہ اور مختلف ہیں

قائداعظم: ہندو اور مسلمان آپس میں شادی نہیں کرسکتے۔ ہندو اور مسلمان ایک دسترخوان پر کھانا نہیں کھا سکتے۔ مسلمان اور ہندو مختلف مذہبوں فلسفوں معاشرتی نظاموں اور ادبیات سے تعلق رکھتے ہیں اسلام اور ہندو دھرم محض مذاہب نہیں جبکہ درحقیقت مختلف جداگانہ معاشرتی نظام ہیں ان کا نظریہ حیات اور طرز حیات ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

د: حقوق و مفادات کے تحفظ کی یقین دہانیوں پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا:۔

ظفراللہ خاں: کہا جاسکتا ہے کہ آزاد ہندوستان کے آئین میں ایسی واضح شقیں شامل ہوں گی۔ جن سے اقلیتوں کے حقوق و مفادات کا خاطر خواہ تحفظ ہوسکے اور یہ امر اقلیتوں کے لئے بشمول مسلمانوں کے خوشدلی سے قابل قبول ہونا چاہئے۔ ہمیں شدید خوف ہے کہ ایسے تحفظات کی یقین دہانی کی حیثیت بالکل ویسی ہی ہے جیسے مشہور قصے میں ایک مکڑی نے ایک مکھی کو اپنے جالے میں پھنسانے کیلئے اس کی سلامتی کی یقین دہانی کروائی تھی۔

قائداعظم:۔ کانگریس کہتی ہے یہ (ہندو اکثریت والی۔ ناقل) اسمبلی اقلیتوں کے جائز مفادات کو یقیناً پورا کرے گی۔ گاندھی جی کہتے ہیں کہ اگر اقلیتیں (خصوصاً مسلمان۔ ناقل) مطمئن نہ ہوں تو ہم اس کے لئے آمادہ ہیں کہ ایک اعلیٰ اختیارات کا حامل اور انتہائی غیر جانبدار ٹربیونل مقرر کیا جائے جو تنازعہ کا تصفیہ کرے۔ یہ تجویز ناقابل عمل ہے ہم کسی پر اعتماد نہیں کرسکتے۔ اکثر اوقات ہم کسی پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کر کے نقصان اٹھاتے ہیں۔

ہ: کانگریس اقتدار کے صوبوں میں جبر و تشدد کے باعث مسلمانوں کی پریشانی:۔

ظفراللہ خاں:۔ گزشتہ دو سال سے ملک کے گیارہ میں سے آٹھ صوبوں میں کانگریس کی حکومت قائم ہے۔ بدقسمتی سے اقلیتیں اور خاص طور پر مسلمان اپنے مستقبل کے متعلق اتنے پریشان اور خائف ہیں جتنے پہلے کبھی نہیں تھے۔ مسلمان خائف ہیں کہ انہیں اکثریتی (کانگریس) جماعت مستقبل میں یکسر پاؤں تلے روندے گی کانگریس نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ ہندوستان میں ایک کٹر جابر اور ہندو ریاست قائم کی جائے۔

قائداعظم:۔ گزشتہ اڑھائی سال کے دوران ہمیں صوبائی دستوروں پر عمل درآمد کا اچھا خاصا تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔ حالیہ برسوں میں صوبائی دستور کے نفاذ سے مسلمانوں کی تشویش اور بھی بڑھ گئی ہے۔ ہم نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ کانگریس ہائی کمان مسلمانوں کے ساتھ ایسا (بُرا) سلوک کرے گی جیسا کہ اس نے کانگریس حکومتوں کے صوبوں میں فی الحقیقت اور عملی طور پر کیا۔ کانگریس حکومتوں کے صوبوں میں مسلمانوں پر جو جبر و تشدد کیا جارہا ہے۔ وہ ہمیں برداشت کرنا پڑا۔

و: واحد تسلی بخش اور قابل قبول حل، مسلمانوں کا مشرقی اور مغربی فیڈریشنوں (علیحدہ وطن) کے علاوہ کسی اور سکیم پر راضی ہونا ممکن نہیں:۔

ظفراللہ خاں:۔ ہندوستان صرف ایک ملک نہیں بلکہ مختلف ملکوں کا مجموعہ ہے اور اس کی آبادی صرف ایک قوم نہیں بلکہ کم از کم ''دو قوموں'' پر مشتمل ہے اس پر ہیجان سرزمین میں امن حاصل کرنے کیلئے اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی رائے عامہ ایسی ہی کسی سکیم کی حمایت میں نکھر کر سامنے آگئی ہے اور حال ہی میں جس سکیم کو بھاری اکثریت کی حمایت حاصل ہوئی ہے اسے ہم ''علیحدگی کی سکیم'' کہہ سکتے ہیں۔ علیحدگی کی سکیم مختصراً یہ ہے کہ ایک شمال مشرقی فیڈریشن تشکیل دی جائے جس میں بنگال اور آسام کے موجودہ صوبے شامل ہوں اور ایک شمال مغربی فیڈریشن تشکیل دی جائے۔ جس میں پنجاب سندھ سرحد۔ بلوچستان اور سرحدی قبائل کے علاقے شامل ہوں میرے خیال میں مسلمانوں کا ایسی کسی سکیم پر راضی ہونا انتہائی ناممکن ہے جس میں شمال مشرقی اور شمال مغربی زونوں پر مشتمل فیڈریشن کا قیام شامل نہ ہو۔ ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کے تمام مسلمان اس سکیم کی موافقت کریں گے کیونکہ یہ سکیم اس مشکل صورت حال کا واحد تسلی بخش حل ثابت ہوگی جو اس وقت ہمیں درپیش ہے ہم نہایت پُرزور طور پر اپنے دوسرے ہندوستانی بھائیوں اور برطانیہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس تمام مسئلہ پر ہمارے پیش کردہ زاویہ سے ہمدردانہ غور کریں۔

مختلف فیڈریشنوں کے مابین ایسے معاہدے ہونے بھی ضروری ہونگے جن سے ان اقلیتی آبادیوں کو پورا تحفظ حاصل ہو۔

(قرارداد لاہور):۔ جو بعد میں قرارداد پاکستان کے نام مشہور ہوئی۔

''ہرگاہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اس اجلاس 23 (مارچ 1940ء) کا جانچا ہوا فیصلہ یہ ہے کہ اس ملک میں ہر آئینی تجویز اس وقت تک ناقابل عمل اور مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہوگی۔ جب تک کہ اس کی تشکیل مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں پر نہ ہو یعنی جغرافیائی طور پر ملحق علاقائی ترمیمات کے ساتھ اس طرح تشکیل دیا جائے کہ جن رقبوں کو ملا کر آزاد ریاستیں بنائی جائیں۔ جن میں شمولہ واحدتیں خود مختار اور مطلقاً آزاد ہوں اور یہ کہ آئین میں ان وحدتوں اور علاقوں کی اقلیتوں کے لئے ان کے مشورے سے ان کے مذہبی، تمدنی، اقتصادی، سیاسی، انتظامی اور دیگر حقوق و مفادات کے مؤثر آئینی تحفظ کا صراحت کے ساتھ معقول انتظام کردیا جائے۔

جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمات میں گزارش ہے کہ آپ ظفراللہ خاں کے نوٹ اور قائداعظم کی تقریر کا ایک بار بغور مطالعہ فرماویں آپ کو تعلق نظر آجائے گا۔ یہ نوٹ دراصل مسلم لیگ کے مطالبہ کی ہی مکمل عکاسی تھی۔

زیڈ اے سلہری ایڈیٹر پاکستان ٹائمز کا مضمون Paint Me as I am شائع ہوا۔ تو خاکسار نے چوہدری صاحب کی خودنوشت سوانح ''تحدیث نعمت'' اور انگریزی زبان میں ''Servent of God'' کو بھی اس نقطہ نظر سے مطالعہ کیا بلکہ چوہدری صاحب کی انگریزی کی کتاب ''احمدیت'' کا بھی مطالعہ کیا جس میں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی قیام پاکستان کے سلسلہ میں خدمات کا ذکر کیا ہے۔ اس موضوع پر کچھ بھی دستیاب نہ ہوا۔ چنانچہ چوہدری صاحب کی خدمت میں مندرجہ بالا کتب کا حوالہ دے کر لکھا آپ نے ان کتب میں اس موضوع پر کچھ بھی نہیں لکھا نہ ہی اشارہ کیا ہے آپ نے حقائق کو چھپایا ہے اور بہت سے لوگوں نے چوہدری صاحب کو اس بارے میں تحریر کیا کہ وہ اس معاملہ کی وضاحت کریں۔ چوہدری صاحب ان ایام میں پاکستان میں تشریف فرما تھے (چوہدری صاحب کا معمول تھا کہ آپ دسمبر میں پاکستان تشریف لاتے تھے اور فروری کے آخر پر انگلستان چلے جاتے تھے) چوہدری صاحب نے اس نوٹ پر بحث کو سمیٹتے ہوئے اپنے تفصیلی خط محررہ پاکستان ٹائم 13 فروری 1982ء میں اس نوٹ کی تاریخی اہمیت کو واضح فرمایا۔

مضمون کے آخر میں چوہدری صاحب کے خط محررہ پاکستان ٹائمز 13 فروری 1982ء صفحہ 4-5 سے دو اقتباس قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہیں وہ خود فیصلہ کرلیں ...... کیا قرارداد لاہور کے سلسلہ میں چوہدری صاحب کا تعلق تھا یا نہیں۔

کامیابی کا سہرا صرف قائداعظم کے سر پر ہے

''میں زبانی اور تحریری طور پر مسلسل یہ بات کہتا رہا ہوں کہ جہاں تک انسانی کوششوں کا تعلق ہے پاکستان کا قیام فرد واحد یعنی قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کی مخلصانہ کوششوں کا رہین منت ہے وہ اکیلے شخص تھے۔ جنہوں نے دم توڑتی ہوئی آل انڈیا مسلم لیگ میں زندگی کی روح پھونکی اور اسے اپنی جاندار اور انقلاب انگیز قیادت میں ایک مؤثر اور متحرک سیاسی تنظیم میں بدل دیا۔ اس راہ میں حائل ناقابل عبور مشکلات پر قابو پا کر انہوں نے اپنا وہ مقصد حاصل کرلیا۔ جسے آپ نے خود ہی اپنے لئے متعین کیا تھا۔ اگرچہ اس کام میں کئی اصحاب نے اخلاص اور فرمانبرداری سے آپ کا ہاتھ بٹایا۔ لیکن اس کامیابی کا سہرا صرف اور صرف جناب محمد علی جناح کے سر بندھتا ہے اس بارے میں کسی طرح سے کوئی ادنیٰ سا شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا''۔

علیحدگی کی سکیم

''جیسا کہ میں نے واضح کیا ہے میں پورے اعتماد سے قطعی طور پر کہتا ہوں کہ میرا نوٹ جس کا ذکر لارڈ لنلتھگو کے 14 مارچ 1940ء کے خط میں ہے۔ اس حقیقت کو ظاہر کررہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ایک واضح طور پر علیحدہ قوم ہیں اور یہ ان کے لئے واحد تسلی بخش قابل قبول آئینی مسائل کا حل یہ ہے کہ:

شمال مشرقی اور شمال مغربی فیڈریشنیں قائم کی جائیں اور یہ قطعی طور پر وہی مطالبہ تھا جو کہ چند دنوں کے بعد مسلم لیگ کی 23 مارچ 1940ء کی

قرارداد میں پیش کیا گیا۔

دوقومی نظریہ اور شمال مشرقی اور شمال مغربی فیڈریشنوں کے قیام کا نظریہ جس تفصیل اور جس وضاحت سے میرے نوٹ میں پیش کیا گیا ہے یہ بات میرے ہم عصروں یا مجھ سے پہلے آنے والوں کی کسی دستاویز یا بیان میں قطعاً موجود نہیں تھا......

آخر میں میں اس بات پر ختم کرتا ہوں کہ حقیقت کے باوجود کہ میں نے شمال مشرقی اور شمال مغربی فیڈریشنوں کے قیام کی تجویز اپنے نوٹ میں پیش کی تھی۔ اس سے ذرہ بھر بھی قیام پاکستان کے لئے قائداعظم کو دیئے جانے والے کریڈٹ کو نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ قائداعظم اکیلے ہی تھے جن پر قیام پاکستان کا سہرا بندھ سکتا ہے۔

(پاکستان ٹائمز لاہور 13 فروری 1982ء صفحہ 4-5)

اکتوبر 1941ء سے وائسرائے کی کونسل سے الگ ہونے کے بعد آپ فیڈرل آف انڈیا جج کی حیثیت سے خدمات دینے لگے گو یہ عہدہ تو غیرسیاسی تھا مگر آپ کو جہاں بھی موقع ملتا وہاں مسلمانوں کے حقوق اور ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشاں رہتے۔ مسلمان تو مسلمان کانگریس کے لیڈروں کی بھی اس خدمت کا اعتراف کرتے رہے۔ چوہدری صاحب کی آزادی وطن کی تکرار اور بین الاقوامی فورمز پر اس کا کھلے عام مطالبے پر وائسرائے ہند اور برطانوی حکام بھی سیخ پا ہو جاتے تھے جس کا ذکر ٹرانسفر آف پاور کی جلدوں میں بیسیوں جگہ ملتا ہے حتیٰ کہ امریکی صدر روز ویلٹ سے ملاقات میں بھی یہ معاملہ زیر گفتگو آیا۔ صدر روز ویلٹ نے دوران گفتگو کہا:

''میں چرچل کو مجبور تو نہیں کر سکتا لیکن میں ان پر زور دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا کہ ہندوستان کو جلد آزاد ہونا چاہیئے''۔

(تحدیث نعمت صفحہ 546)

تحریک پاکستان کے کسی لیڈر کا امریکی صدر یا کسی اور ملک کے صدر سے ہندوستان کی آزادی کے سلسلہ میں مطالبہ اور دباؤ کا ذکر آپ کو تاریخ کے صفحات میں نہیں ملے گا۔ غرضیکہ یہ آزادی وطن کا متوالا ہر وقت آزادی وطن کے لئے جانفشانی سے کوشاں اور سرگرمِ عمل رہا۔ جس کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آنے والے غیر متعصب مؤرخین تاریخ کو کھنگال کر گم شدہ حقائق کے مطابق ازسرِ نو تاریخ لکھیں گے جو تاریخ کہلانے کی مستحق ہوگی ابھی مطلع صاف نہیں ہے۔

ظفراللہ خاں کو قیام پاکستان سے قبل اقوام متحدہ کے دستور کی تیاری میں حصہ لینے کا موقعہ بھی ملا۔ حقوق انسانی کے سلسلہ میں مذہبی آزادی کے حق کے لئے خصوصی کوشش کی جبکہ سعودی نمائندے نے اس کی مخالفت کی تھی۔

قیامِ پاکستان میں آخری رکاوٹ پنجاب میں ملک خضر حیات کی وزارت تھی۔ جس کے خلاف مسلم لیگ آخری اقدام کے طور پر جلسے جلوس اور مظاہرے وغیرہ کر چکی تھی۔ سر ظفراللہ خاں نے خضر حیات کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔ یہ بات فوری طور پر پریس میں آ گئی۔ چنانچہ لاہور کے انگریزی اخبار ٹربیون نے لکھا کہ

ترجمہ: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خضر حیات خاں صاحب نے یہ فیصلہ سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے مشورہ اور ہدایات کے مطابق کیا ہے سنا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کی تازہ ایجی ٹیشن کے دوران جماعت احمدیہ کے امام نے خضر حیات کو خط لکھا کہ وہ مسلم لیگ کے سامنے جھک جائیں۔ یہ خط سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے ذریعے بھیجا گیا تھا۔ جنہوں نے اپنے امام کی ہدایت کی پرزور تائید کی۔ ملک خضر حیات صاحب نے سر ظفراللہ خان کو لاہور مشورہ کے لئے بلایا جس کے بعد ملک صاحب نے وہ بیان دیا کہ جو اخبارات میں شائع ہوا۔

(ٹربیون 5 مارچ 1947ء، الفضل 6 مارچ 1947ء)

قارئین کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ علامہ اقبال کا خطبہ الٰہ آباد بعد میں کبھی بھی مسلم لیگ کے کسی اجلاس میں زیرِ غور نہیں آیا جس کا مسلم لیگ کا ریکارڈ گواہ ہے خطبہ الٰہ آباد کے بعد علامہ گول میز کانفرنسوں میں شریک ہوئے انہوں نے براہِ راست یا بالواسطہ کسی بھی طور پر ایک مسلم ریاست قائم کرنے کے بارے میں کوئی معمولی سا بھی اشارہ نہیں کیا۔ اب تو برطانوی حکومت نے یہ ریکارڈ عوام کے لئے کھول دیا ہے جس کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

قائداعظم کا چوہدری صاحب پر مکمل اعتماد ہی تھا کہ قائداعظم نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے چوہدری صاحب کو نامزد کیا۔ ابھی چوہدری صاحب مسلم لیگ کے کیس سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ قائداعظم نے آپ کو پاکستانی وفد کا سربراہ بنا کر اقوام متحدہ میں بھجوا دیا اور واپسی پر 25 دسمبر 1947ء کو وزارت خارجہ کا قلمدان آپ کے سپرد فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر فضل احمد ناصر صاحب

شوگر، ذیابیطس اقسام، نقصانات، علاج اور احتیاطیں

ذیابیطس ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شے کا میٹھا ہو جانا۔ طبّی اصطلاح میں ذیابیطس وہ مرض ہے جس میں پیشاب میں شکر آتی ہے اور خون میں بھی گلوکوز کی مقدار بھی مقررہ حس سے بڑھ جاتی ہے۔

ذیابیطس کس طرح جنم لیتی ہے

نشاستہ دار غذائیں ہماری خوراک کا ایک لازمی جزو ہے ایسی غذا بہت مرحلوں سے گزر کر شوگر GLUCOSE گلوکوز میں تبدیل ہوتی ہے گلوکوز سے ہمیں توانائی ملتی ہے۔ جو گلوکوز خون میں ضرورت سے زیادہ ہو وہ جگر میں جمع ہو جاتا ہے۔ جہاں وہ بوقت ضرورت استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ جتنا گلوکوز خون میں زیادہ ہوا تنی ہی لبلبہ (پین کریز) سے رطوبت خارج ہوتی ہے اور گلوکوز کے استعمال اور جمع ہونے کے عمل کو کنٹرول کرتی ہے اس رطوبت کے عمل کو انسولین INSULINE کہتے ہیں۔

اگر لبلبہ کے کام میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو انسولین بہت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے خون میں گلوکوز کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اب یہ زیادہ مقدار گردوں کے ذریعے پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔ گلوکوز کی پیشاب میں یہ مقدار ذیابیطس کی تمام علامتوں کو جنم دیتی ہے۔

شوگر (ذیابیطس) کی اقسام

شوگر عموماً دو قسم کی ہوتی ہے۔

بچوں والی شوگر ٹائپ ون

بڑوں والی ٹائپ ٹو

پہلی قسم کی شوگر زیادہ تر بچوں اور تیس سال کے کم عمر کے لوگوں میں پائی جاتی ہے جبکہ دوسری قسم سے زیادہ تر بڑی عمر کے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ دونوں قسم کی شوگر میں بنیادی طور پر کیفیت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔

علامات

پیشاب کا بار بار آنا کمزوری اور تھکن کا احساس بھوک کی شدت میں اضافہ اور وزن میں کمی نظر کی کمزوری، انفیکشن۔

تشخیص

شوگر کی تشخیص پیشاب میں شوگر کی مقدار دیکھ کر کی جاتی ہے پیشاب میں شوگر کی مقدار ناپنے والی دوا اور سیٹ بازار میں دستیاب ہے۔ زیادہ صحیح تشخیص خون میں شوگر کی مقدار دیکھ کر کی جاتی ہے۔ انگلی سے ایک قطرہ خون کا لے کر گلوکوز سٹک سے 30 سیکنڈ میں خون میں شوگر کی مقدار دیکھی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی جدید ٹیسٹ ہیں۔

بداثرات

شوگر بہت ہی نامراد مرض ہے۔ یہ جسم کے کسی حصے کو بھی متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ آنکھوں پر اس کا اثر پہلے پہل نظر کی کمزوری، موتیا، بعد میں اندھے پن کی صورت بھی ہو سکتی ہے۔ گردوں پر اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دل کی بیماریاں مثلاً ہارٹ اٹیک (HEART ATTACK) اور انجائنا (ANGINA) نالیوں کا سکڑنا بھی شوگر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اعصابی نظام میں خرابی، خون کی گردش میں کمی، پاؤں کا انفیکشن (INFECTION) وغیرہ بھی شوگر سے جنم لیتے ہیں۔

شوگر کی وجہ سے گردوں کے امراض

گردوں کا کام خون کی صفائی کا فریضہ سرانجام دینا ہے اور خون میں موجود بیکار اور فاسد مادوں کو صاف کر کے پیشاب کے ذریعے خارج کر دینا ہوتا ہے تا کہ خون صاف ہو کر دوبارہ جسم میں گردش کرتا رہے۔ یہ نظام اللہ تعالیٰ نے انسان کی اعلیٰ صحت کے لئے قائم کر رکھا ہے۔ اس لئے گردوں کا درست رہنا خون کی صفائی کے لئے بہت ضروری ہے۔ گردے ہمارے جسم میں اعضائے رئیسہ کہلاتے ہیں جن کے فیل ہونے کی کی صورت میں انسانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

گردوں کا ایک اور ضروری فعل جسم میں موجود نمکیات اور پانی کے توازن کو برقرار رکھنا ہے۔ ہمارے جسم کے مائعات Fluid میں نمکیات اور مٹھاس کا امتزاج ہوتا ہے۔ ہم تازہ اور صاف پانی پیتے ہیں اور نمک کا استعمال کرتے ہیں ہمارے گرد جسم کے اندر مائع میں موجود پانی اور نمکیات کے توازن کو قائم رکھتے ہیں۔ گردے جسم کے فالتو پانی اور نمکیات کو خارج کر دیتے ہیں یا ان کو محفوظ رکھنے کا فعل ادا کرتے ہیں تا کہ ان کا توازن جسم میں قائم رہے۔ گردے خصوصی طور پر مائع کے لئے بہت حساس ہوتے ہیں اسے آپ آسانی سے چیک بھی کر سکتے ہیں اگر پانی کی زیادہ مقدار پی لیں تو آپ دیکھیں گے کہ جلد ہی پانی جیسا پیشاب خارج ہوگا۔

جسم میں پانی اور نمکیات کو کنٹرول کرنے کے لئے گردے بلڈ پریشر کو بڑھا کر مرکزی کردار ادا کرتے ہیں جب ایک فرد کے جسم میں نمک اور پانی بڑھ جاتا ہے تو خون کی نالیوں میں پریشر بڑھ جاتا ہے جس طرح ایک غبارے میں زیادہ ہوا بھر جانے سے غبارہ پھول جاتا ہے خون کی نالیوں میں پانی اور نمک سے پریشر کے بڑھنے کو High Blood Pressure کہتے ہیں۔ جب کسی انسان میں پانی کی کمی کے باعث خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو اس سے بلڈ پریشر خطرناک حد تک کم ہو جاتا جس کو ہم Low Blood Pressure کہتے ہیں اس سے مریض سکتے میں بھی جا سکتا ہے گردوں کے درست کام کرنے سے خون میں پانی کی مقدار نارمل رہتی ہے اور بلڈ پریشر بھی نارمل رہتا ہے۔

شوگر سے گردوں کے فعل میں خرابی

جب خون میں شوگر کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور انسولین کی کمی کی وجہ سے بڑھی ہوئی شوگر نہیں جلتی تو خون کے مالیکیولز سمیت خون کی صفائی کے لئے گردوں میں سے گزرنا ہوتا ہے۔شوگر کے مالیکیولز گردوں کے انتہائی باریک سوراخوں Filters سے گزرتے ہوئے ان سوراخوں کو اصل سائز سے بڑا کر دیتے ہیں۔گردے خون کی صفائی نہیں کر پاتے اور سوراخوں سے شوگر بھی پیشاب میں خارج ہونے لگتی ہے۔ان سوراخوں کے بڑا ہونے کی وجہ نہ صرف پیشاب معمول سے زیادہ آنے لگتا ہے بلکہ بار بار بھی آتا ہے گردوں کی صفائی کرنے کا نظام بگڑتا چلا جاتا ہے اور شوگر سے گردے متاثر ہوتے ہیں۔

شوگر سے گردوں میں بڑھنے والی تکالیف کو جانچنے کے لئے پیشاب میں پروٹین یوریا Protien Urea کہتے ہیں کا ٹیسٹ کروانا ضروری ہوتا ہے ٹیسٹ میں پروٹین کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ گردوں کا فلٹریشن کا نظام درست کام نہیں کر رہا ہے گردوں کی خرابی کے بتدریج بڑھتے چلے جانے سے مسائل پیچیدہ تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔بالآخر یہ تکالیف شدت اختیار کر جاتی ہے۔ پروٹین یوریا کے بڑھتے رہنے سے 15,10 سالوں تک گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں گردوں کی بیماری کو ایک خاموش بیماری کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔اس بیماری سے متاثرہ مریض خود کو بیمار نہیں سمجھتے۔اس کی واضح علامات جب ظاہر ہوتی ہیں تو اس وقت بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔پہلی علامت گھٹنوں، ہاتھوں، منہ اور پیروں پر سوزش ہوتی ہے لیکن سوزش کی اور بھی وجوہات ہوسکتی ہیں جب گردوں کا مسئلہ بڑھتا ہے تو خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔جس سے مریض مسلسل تھکاوٹ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ شکایت بڑھ کر اضمحلال تک جا پہنچتی ہے۔ اس کے بعد شدید نقاہت اور کمزوری کا احساس ہونے لگتا ہے۔ پیشاب میں کمی بھی اہم علامات میں سے ایک علامت ہے۔ گردے فلٹریشن صحیح طرح نہیں کرتے۔اس طرح خون میں فاسد مادے خارج ہونے کی بجائے خون میں جمع ہونے لگتے ہیں جسے ہم گردے فیل ہونے کا نام دیتے ہیں۔شوگر ایک نامراد بیماری ہے جس سے مریض چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے، پاؤں، ٹانگیں یا انگلیاں کٹ سکتی ہیں۔کاربنکل کے پھوڑے نکل سکتے ہیں۔آنکھوں کی بینائی ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتی ہے۔دل کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں، ہائی بلڈ پریشر رہنے کی شکایت ہوسکتی ہے جس سے فالج کا خطرہ بھی ہوسکتا ہے۔

شوگر بھی جان لیوا مرض ہے

علاج ہمیشہ کسی ماہر ڈاکٹر سے کروانا چاہئے شوگر کا مرض توازن اور حرکت کے اصولوں کو ترک کردینے سے پیدا ہوتا ہے۔شوگر آپ سے تقاضا کرتی ہے کہ آپ عمدہ صحت کے لئے ہمیشہ متوازن طرز زندگی کے اصولوں پر عمل کریں۔

علاج کے لئے سب سے پہلے (پنکریاز) کا GTT ٹیسٹ ضروری ہے کیونکہ بیماری لبلبہ PANCREAS کی خرابی کی بدولت ہوتی ہے۔لبلبے کی صورتحال کو جانے بغیر علاج بیکار ہے بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے۔شوگر کے لیول کو صرف نارمل سطح پر رکھ کر یہ سمجھ لینا کہ بس یہی کافی ہے حماقت کی بات ہے لبلبہ عام طور پر کمزور مفلوج یا فیل ہوسکتا ہے۔یا سخت (Nodulated) سوزش ہوسکتی ہے۔یا ٹی بی، کینسر کے اثرات ہوسکتے ہیں اور پھر اس کا مستقل علاج کرنا ہوگا۔

علاج

شوگر ایک قابل علاج بیماری ہے۔مگر اس کے علاج میں مریض کی قوت ارادی، مستقل مزاجی، خوداعتمادی اور بے پناہ صبر کا مظاہرہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ احتیاطی تدابیر اختیار کر کے آدمی مرض کے ہوتے ہوئے بھی خوش وخرم زندگی گزار سکتا ہے۔اس کے علاج میں مندرجہ ذیل طریقوں جن پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

غذائی علاج

شوگر کم کرنے والی ادویات

انسولین

غذائی علاج

شوگر ٹائپ ٹو والے مریض عموماً فربہ ہوتے ہیں ان کا بہترین علاج بالغذا وزن میں کمی ہے۔ وزن میں کمی کرنے کے لئے کھانے کی عادت میں مستقل تبدیلی، نیز بے پناہ خوداعتمادی اور قوت ارادی کی ضرورت ہے ایسی غذائیں تجویز کی جاتی ہیں جس میں نشاستہ کم سے کم ہو اور ساتھ ساتھ کیلوریز CALORIES (حرارے) کی مقدار متعین کی جاتی ہے۔

ایک موٹے شوگر والے مریض کے لئے

1200/ 1000 کیلوریز روزانہ

کم وزن کے بڑی عمر کے آدمی کے لئے

1800/1400 کیلوریز روزانہ

ایک جوان آدمی شوگر کے مریض کے لئے

3000/1800 کیلوریز روزانہ

اس کے علاوہ کچھ چیزیں ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑتی ہیں

احتیاط

ان چیزوں کے قریب بالکل نہ جائیں۔

چینی Sugar، مٹھائیاں Sweet، جام Jam، کیک Cake، میٹھے مشروبات، کیلا، سیب

ان چیزوں کو آزادی سے کھائیں۔

گوشت، مچھلی، انڈے، پنیر، سبزیاں اور پھل اور پھیکے مشروبات Soft Drink Without Sugar

یہ چیزیں کبھی کبھار کھائیں

چربی والی اشیاء، مکھن، کریم، پکانے کا تیل، مارجرین

شوگر کم کرنے والی ادویات

اگر غذائی علاج سے خاطر خواہ فوائد حاصل نہ ہوں تو پھر خون میں شوگر کی مقدار کم کرنے والی ادویات کو بھی استعمال میں لایا جاتا ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

سلفونائل یوریا، بیگوانائیڈز

یہ دوائیں فائدہ مند ہوتی ہیں مگر ان کا استعمال ہمیشہ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کرنا چاہیے عموماً پہلی قسم کی ادویات شوگر کے موٹے مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جبکہ دوسری قسم ان ٹائپ ٹو کے مریضوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں جو فربہ نہ ہوں۔

انسولین INSULINE

انسولین کے انجکشن عموماً ٹائپ ٹو کے مریضوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مختلف اقسام کی انسولین بنائی گئی ہیں۔انسولین کی گولیاں بھی بآسانی بازار سے مل جاتی ہیں جو کہ ٹائپ ٹو کے مریضوں کے لئے مفید ہیں۔

ذہنی تفکرات

پریشانی اور بیماری کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے اکثر بیماریاں تفکرات اور ذہنی دباؤ کی مرہون منت ہیں۔تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ شوگر کی ایک وجہ ذہنی پریشانی بھی ہے اور مزید فکر اور ذہنی دباؤ مرض کی زیادتی میں اضافہ کرتا ہے۔ علاج میں بہت حد تک رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ دل کے سکون کے لئے روح کی بالیدگی کے واسطے حضرت نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں جس سے آپ کی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی آئے گی۔

دانتوں کی صفائی

شوگر میں دانت بہت جلد خراب ہوجاتے ہیں اس لئے ان کی مکمل نگہداشت بہت ضروری ہے۔ اچھے برش اور اچھی قسم کے فلورائیڈ والے ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا انتخاب بھی اچھی صحت وصفائی کے لئے ضروری ہے۔اس سلسلے میں میرے خیال سے مسواک سب سے بہتر ہے۔کوئی بھی برش اور پیسٹ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ مسواک سب سے بہتر ہے۔

سگریٹ نوشی

شوگر میں خون کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں جس سے ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) اور ہارٹ اٹیک (Heart Attack) کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔لہٰذا اگر آپ شوگر کے مریض ہیں اور ساتھ ساتھ سگریٹ نوش بھی ہیں تو خدارا اپنی حالت پر رحم کھائیے اور ایک دم سگریٹ نوشی سے نجات حاصل کر لیں۔ بس تھوڑی سی ہمت۔ قوت ارادی اور خود اعتمادی کی ضرورت ہے۔

مریض کے لئے ضروری ہدایت

مریض کے لئے اپنی بیماری کے تمام حالات سے آگاہی بہت ضروری ہے۔ علاوہ اس کے مریض کو روزانہ پیشاب ٹیسٹ کرنا سیکھ لینا چاہئے۔ اس کے علاوہ مریض کو اپنا بلڈ شوگر ٹیسٹ کرواتے رہنا چاہئے۔ انسولین استعمال کرنے والے مریض کو اکثر خون میں گلوکوز کی مقدار بہت کم ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔اس لئے ہر مریض کو کارڈ اپنی جیب میں رکھنا چاہئے تا کہ بوقت ضرورت ابتدائی طبی امداد دی جاسکے۔

جدید تحقیق

شوگر کے بارے میں ایک جدید تحقیق سے جو پیش رفت ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

انسولین پمپ

مریض کی آسائش کے لئے انسولین پمپ بنائے گئے ہیں۔اس میں ایک بڑی سوئی (جو کہ مستقل طور پر پیٹ پر فٹ کردی جاتی ہے) ایک ڈسپوزایبل سرنج اور ایک پمپ (جو کہ ایک بیلٹ کے ساتھ فٹ ہوتا ہے) پر مشتمل ہوتا ہے اسے کھانے سے پہلے آدمی پمپ کا بٹن دباتا ہے تو انسولین کی مقررہ مقدار ایک دم خون میں شامل ہو جاتی ہے۔یوں آدمی کو انجکشن کی تکلیف سے نجات مل جاتی ہے۔

کمپیوٹر کنٹرول

بعض غیر ملکی ہسپتالوں میں انسولین دینے کے لئے اس کی مقدار کے تعین کے لئے کمپیوٹر آدمی کے خون میں شوگر کا لیول دیکھ کر انسولین کی مقدار بتا دیتے ہیں۔

لبلبہ کی تبدیلی

چونکہ سارے مرض کی جڑ غدود لبلبہ کے بی خلیوں کی خرابی ہے اس لئے لبلبہ یا بی خلیوں کی تبدیلی بھی آزمائی گئی ہے لیکن ابھی یہ تحقیق ابتدائی مراحل میں ہے۔

الیکٹرانک بلڈ شوگر سنسرز

ان آلات کی مدد سے مریض جب اور جہاں چاہے فوراً خون کی مقدار دیکھ سکتا ہے اور اس کے مطابق احتیاطی تدابیر کی جاسکتی ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 فروری 2014ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سیدہ شامہ اسلم صاحبہ

مکرمہ سیدہ شامہ اسلم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید علی اسلم صاحب مرحوم ساؤتھ آل یوکے مورخہ 10 فروری 2014ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں آپ حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب رفیق مسیح موعود کی پڑپوتی تھیں ۔ اپنی فیملی کے ہمراہ 1975ء میں کینیا سے یوکے شفٹ ہوئیں۔ بہت نیک اور باوفا خاتون تھیں اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم میر عبدالسلام صاحب مرحوم سابق امیر سیالکوٹ کی بیٹی تھیں۔ آپ کی والدہ مکرمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے بھی سیالکوٹ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ یسریٰ منصور ابودقہ صاحبہ

مکرمہ یسریٰ منصور ابودقہ صاحبہ آف اردن مورخہ 3 فروری 2014ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ کو 1996ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت ملی۔ بعدازاں آپ کی ترغیب پر آپ کے شوہر نے بھی بیعت کی سعادت پائی۔ بہت نیک، دعا گو، شفیق، صابر و شاکر، اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ وفات سے 2 سال قبل کینسر کے مرض میں مبتلا ہو گئی تھیں جس کا مقابلہ بڑے صبر اور حوصلے سے کیا۔ شدت بیماری میں ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتیں اور نماز کا وقت پوچھتی رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ نیز حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت سے بہت پیار کرتی تھیں اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی اس محبت کو قائم کرنے کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ گھر کے کام کاج کے دوران اپنے بیٹے سے قرآن کریم کی تلاوت سنا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے دو بیٹے خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ آپ مکرم تمیم ابودقہ صاحب (آف اردن) کی والدہ تھیں۔

مکرمہ شائستہ طاہر صاحبہ

مکرمہ شائستہ طاہر صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد ناصر صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ مورخہ 30 جنوری 2014ء کو 25 سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں دم گھٹنے سے وفات پاگئیں۔ ڈیڑھ سال قبل آپ کا نکاح مکرم عدیل حفیظ صاحب ابن مکرم حفیظ احمد صاحب (مقیم سڈنی آسٹریلیا) کے ساتھ ہوا تھا اور چند ماہ میں شادی متوقع تھی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھیں۔ محلہ میں سیکرٹری وقف جدید لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ آپ نہایت ملنسار، خوش اخلاق، ہمدرد اور ہردلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں، دو بھائی اور خاوند سوگوار چھوڑے ہیں۔

مکرم کرامت اللہ مرزا صاحب

مکرم کرامت اللہ مرزا صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان حال جرمنی مورخہ 30 جنوری 2014ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والے، جماعتی خدمت کرنے والے، مالی قربانی میں پیش پیش، بیشمار خوبیوں کے مالک نیک انسان تھے۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور اس کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ صدیقہ عابدہ بٹ صاحبہ

مکرمہ صدیقہ عابدہ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم مورخہ 26 جنوری 2014ء کو چار سال کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ کے خاندان کا تعلق جہلم کے علاقہ سے تھا۔ والدین نے 1921ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، نہایت صابر وشاکر اور ہر ایک سے اچھا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص سادہ مزاج خاتون تھیں۔ جماعت کے لئے ہمیشہ ہر قربانی کے لئے تیار رہتی تھیں۔ جماعت، خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد ضیاء اللہ صاحب

مکرم چوہدری محمد ضیاء اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری اکبر علی صاحب مرحوم مورخہ 6 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ قیام پاکستان کے وقت قادیان سے لاہور آ کر گارڈن ٹاؤن کے علاقے میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ آپ نے اردو زبان میں ''ہمارا خالق'' کتاب تصنیف کی۔ اسی طرح انگریزی میں Islamic Concept of Good کے عنوان سے آپ کی ایک کتاب زیر طباعت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم عامر سلیم صاحب کارکن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ثاقب سلیم صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے 19 فروری 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ریان سلیم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب چک نمبر 30 جنوبی سرگودھا کا پوتا، مکرم عبدالکریم صاحب ساکن گھسیٹ پورہ حال جرمنی کا نواسہ، محترم مولوی عبدالرحیم صاحب سابق امیر جماعت گھسیٹ پورہ اور حضرت مولوی سلطان احمد صاحب آف پیرو چچی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ایک عزیز دوست مکرم چوہدری رشید احمد جاوید صاحب ابن مکرم چوہدری محمد علی صاحب بقضائے الٰہی 5 فروری 2014ء کو برین ہیمبرج سے کراچی میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر 73 سال تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 7 فروری 2014ء کو بعد نماز جمعہ بیت مبارک میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے رسالہ المنار کے ایڈیٹر رہے اور بہت لائق طلباء میں شمار ہوتے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی سے انہوں نے ایم اے اکنامکس کیا۔ کچھ عرصہ تعلیم الاسلام کالج میں لیکچرار رہے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعا اور مشورہ سے سٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی میں ملازم ہو گئے۔ سروس کے دوران ہی امریکہ سے اکنامکس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ترقی کرتے کرتے Executive Director ہو کر 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے۔ موصوف بڑی علمی شخصیت تھے۔ خدام الاحمدیہ کے زمانہ میں مقالے بھی لکھتے رہے۔ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں پر کمانڈ تھی۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی تاریخ لکھنے والی ٹیم میں انہیں بھی شامل کیا گیا نیز جماعت احمدیہ کراچی کے بڑے فعال رکن تھے۔

انہوں نے لواحقین میں بیوہ محترمہ عابدہ رشید صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹے مکرم انجینئر عطاء الحنان صاحب آسٹریلیا، چار بیٹیاں مکرمہ ڈاکٹر آصفہ سرفراز صاحبہ اہلیہ مکرم انجینئر سرفراز احمد صاحب امریکہ، مکرمہ بشریٰ فائزہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق صاحب کراچی، مکرمہ ڈاکٹر رابعہ جاوید صاحبہ اور مکرمہ صباطین جاوید صاحبہ طالبہ علم ایم بی اے یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے ایک چچا مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی نظارت تعلیم میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پاتے رہے ہیں۔ انہی کے ذریعے مکرم رشید احمد جاوید صاحب نے خاکسار کی انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں تعلیم کے دوران حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے پندرہ روپے ماہوار وظیفہ منظور کروایا تھا۔ ان کی والدہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کے خاندان سے تھیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں جگہ دے نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر آن حافظ وناصر ہو۔ آمین

☆......☆......☆

تکمیل حفظ قرآن

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چوہدری الیکٹرک سٹور کالج روڈ ربوہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بھانجی حافظہ حامیہ ظفر بنت مکرم محمد ظفراللہ خان صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مدرسۃ الحفظ طالبات دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ سے اعلیٰ کامیابی کے ساتھ حفظ قرآن کریم مکمل کرلیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 7 فروری 2014ء کو ایوان محمود میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ خواتین کے حصہ میں عزیزہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور احباب میں محترم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کرائی۔ عزیزہ محترم حمید اللہ ججہ صاحب سابق کارکن دارالضیافت کی پوتی اور محترم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل حال دارالبرکات ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کے نور سے آراستہ فرمائے، قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

بلال پرویز ابن مکرم خالد پرویز صاحب بعمر 6 سال بیوت الحمد کوارٹرز کو گھر کی چھت سے گر جانے کی وجہ سے سر پر شدید چوٹ لگی ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں تاحال بے ہوش ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے بچاتے ہوئے صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

خریداران خطبہ نمبر سے گزارش

جن خریداران الفضل خطبہ نمبر کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو یاددہانی ارسال کی گئی ہے۔ براہ مہربانی اپنا چندہ بذریعہ بینک بنام صدر انجمن احمدیہ ارسال فرماویں یا طاہر مہدی امتیاز احمد کے نام منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ 28 فروری کے بعد بقایا جات کی صورت میں مجبوراً خطبہ نمبر بند کر دیا جائے گا۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔فروری	
طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:07

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

مکان برائے فروخت
نصرت آباد ربوہ میں مکان برقبہ 5 مرلے جس میں بجلی زمینی پانی میٹھا برائے فروخت ہے۔
0333-9791047,0342-3215239

شفا خدا کے فضل سے
پتھری گردہ ومثانہ۔ بواسیر خونی بادی،
ٹانسلز کا بغیر آپریشن شافی علاج
چہرے کے دانے، چھائیاں، عورتوں کی پوشیدہ امراض
الثمر ہومیو کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ 03336704127

FRS RABWAH
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
نرسری تا ششم داخلے جاری ہیں۔
تمام کلاسز میں داخلے جاری ہیں
گرلز کیلئے ہفتم اور ہشتم کے داخلے جاری ہیں
دار الصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

طیب احمد
(Regd.) First Flight COURIERS
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
DHL Service provider
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن
مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10